شذرات

خدا کا شکر ہے اس دفعہ عاشورۂ محرم امن و امان سے گزر گیا۔ اور ملک کے کسی حصے میں بھی کوئی نا واقعہ نہیں ہوا۔ آپس میں اتحاد و اتفاق ہر انسانی جمعیت کے لئے ہمیشہ سے ایک ضروری و لابدی چیز ہے۔ لیکن ہمارا ملک اپنی زندگی کے جن کٹھن مراحل میں سے اس وقت گزر رہا ہے ان میں تو اور بھی ضرورا کہ ہم متحد ہوں اور مذہبی اختلافات اور فرقہ وارانہ کشمکش کی قسم کی کوئی چیز ہمارے ہاں بار نہ پا سکے۔

پاکستان مسلمانوں کی قومی مملکت ہے۔ اس کا قیام برصغیر پاک و ہند کے تمام مسلمانوں کی اور ان سب کے متفقہ ملی شعور کا نتیجہ ہے چنانچہ قدرتی بات ہے کہ اس میں ہم سب بحیثیت ایک متحدہ مس قوم کے رہیں اور اس بڑی وحدت میں ہمارے مختلف مذہبی فرقے، اپنی اپنی جگہ قائم رہتے ہوئے باہم آ ہوں، اور اس طرح ان سب کی ایک متحدہ اسلامی قومیت بنے، جس کی فکری و اعتقادی اساس تو اسلام کی اور جامع انسانیت تعلیمات ہوں، اور اس کا عملی موطن یہ سرزمین پاک ہو جو ایک ٹھوس اور مادی حقیقت ہے۔ طرح روح اور جسم کا ارتباط ایک فرد انسانی کو زندگی اور وحدت بخشتا ہے، اسی طرح اسلامیت اور پاکستا مل کر ہماری قومیت کی زندگی اور وحدت کی ضامن بن سکتی ہے۔ اب مملکت پاکستان ایک سیاسی اقت و معاشی وحدت ہے، خدانخواستہ اگر ہماری اسلامیت اس کے لئے ایک بنیادی وحدت نہ بنی اور وہ باہم متحار اور آپس میں بغض و حسد رکھنے والے مذہبی فرقوں میں بٹی رہی تو اس تضاد اور تصادم کے جو نتائج نکلیں گے شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ مسلمان قوموں کی ہیئتِ سیاسی و اجتماعی میں ان کی مذہبی فرقہ وارانہ تنظیموں کا اہم دخل تھا۔ لیکن اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اس دور میں ہر جگہ مسلمانوں کی قومی مملکتیں وجود میں آ رہی ہیں جن کی اپنی اپنی مستقل سیاسی وحدتیں ہیں اور جن کے باشندوں کے بلا تمیز فرقہ و نسل ایک سے معاشی اجتماعی، تعلیمی، ثقافتی و تمدنی مسائل ہیں، اور بین الاقوامی حالات اور خود ان کی اپنی ملکی و قومی ضرورتیں انہیں مجبور کرتی ہیں کہ وہ ان مسائل سے متحد ہو کر عہدہ برآ ہوں، ورنہ ان کی نہ تو سیاسی آزادی محفوظ رہے گی، اور نہ وہ معاشی آسودگی اور اجتماعی بہبود کی منزل تک پہنچ سکیں گے، غرض الگ الگ مذہبی فرقوں سے بلند ہو کر ایک متحد مسلمان پاکستانی قوم بننا ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے بقا و ترقی کے لئے آج شرطِ اولین ہے، اور اس کے بغیر ہمارا کوئی قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ بلکہ مذہبی فرقہ آرائی سے الٹا ہمارا قومی وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔

علامہ اقبال کا ارشاد ہے "تسلسلِ حیاتِ ملّیہ از محکم گرفتن روایاتِ مخصوصہ ملّیہ می باشد" اور انہیں کا یہ شعر ہے۔

ضبط کن تاریخ را پایندہ شو
از نفسہائے رمیدہ زندہ شو

مولانا سندھی فرمایا کرتے تھے "وہ فکر جس کی اپنی تاریخ نہیں، اس کی افادیت نتیجہ خیزی کم ہی ہوتی ہے"۔

یہی وجہ ہے کہ جب گری ہوئی قومیں دوبارہ اٹھتی ہیں، اور حیاتِ نو سے بہرہ ور ہوتی ہیں تو وہ اکثر اپنے ماضی کی کتاب کے درخشندہ صفحات کو تلاش کرتی اور ان کی فکری روایات کو اپناتی ہیں۔ اور اس طرح اپنی حیاتِ ملّیہ میں تسلسلِ فکری پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تاریخ میں ہر قوم کا یہی عمل رہا ہے۔ خواہ وہ ماضی پرست ہو یا کمیونزم کو ماننے والی ماضی کا انکار کرنے والی ہی کیوں نہ ہو۔

بے شک ہماری یونیورسٹیاں اور تعلیمی و علمی ادارے کسی حد تک یہ کام کر رہے ہیں، لیکن